

# حکایات شیریں

فُرموده حضرت میرزا غلام احمد قادریانی

# حکایاتِ سیرن

بیان فرموده

حضرت مرتضی علام احمد قادریانی  
بانو سلسلہ عالیہ احمدیہ



مرتبہ  
مرزا خلیل احمد قمر  
دارالنصر عربی ربوہ

# الفہرست

- نیکی کا بدلہ
- خدا کے مقر تجوہ کا شیوه
- دشمن مرے تے خوشی نہ کرئے
- صرف انسان نیکی اختیار کر سکتا ہے
- شیخ سعدیؒ کے دو شاگرد
- دنیا کی خاطر عداوت کیا کرنی۔
- خدا کے بندوں پر رحم
- پوستی کی حکایت
- حق دوستی
- ایک طوطے کی کہانی
- قلوب میں عظمتِ دُلتی خدا کا کام ہے
- مرنے کے وقت ریا کاری
- سماں انقارہ
- طاغون کے شکر کا حال
- بہرہ اور مریغہ
- اپنے آپ کو نجی دو
- اندھے اور گنجے کی کہانی
- ایک بزرگ اور چور کی کہانی
- امراء عبادت نہیں کر سکتے

نام کتاب	حکایات شیریں
مصنف	حضرت مرتضیٰ غلام احمد قادری افغانی باقی سلسلہ احمدیہ
مرتب و یبلشر	مرزا خلیل احمد قادر دارالنصر عربی روہ
پریس	فیض الدین اسلام پریس روہ
طبع	اول
تعداد	ایک ہزار
کتابت	محمد الدین خوشنویس

# پیش لفظ

از محترم مولانا سید عبدالمحسن شاہ صاحبؒ ناظراً شاعت لطف پھر و

تصنیف صدر الجمیع احمدیہ۔ روڈہ —

حکایاتِ شیریہ کا یہ مجموعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ان مبارک  
ملفوظات سے مأخوذه ہے۔ جو حضور وقتاً فوقتاً اپنی روح پرور مجالس  
میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

یہ پڑھکت اور سبق آموز واقعاتے شستہ اور سادہ زبان میں  
انتہائی دلنشیں انداز میں بیان ہوتے ہیں۔ اور ان کا مطالعہ بچوں  
بڑوں سب کے لیے یکساں طور پر مناسب ہے۔ یہ دلچسپ واقعات  
اصلاحِ نفس کیلئے بہت موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اور پڑھنے والے  
کے دل میں حضور کے اصل ملفوظات پڑھنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔  
اللہ تعالیٰ مرتب کو جزا خیر دے۔

سید عبدالمحسن

- ۱۔ یاد کرنا اور گرفت کرنے کے
- ۲۔ عقل میں تبدیلی ممکن ہے
- ۳۔ ایک پرندے کی بہان نوازی
- ۴۔ بدی نہ کرنے کا احسان
- ۵۔ نقلي فقير کی عزت
- ۶۔ تواضع
- ۷۔ طبیب کی شکل
- ۸۔ یہودی کے اسلام لانے کا واقعہ
- ۹۔ ذرہ سی نیکی کا بدله
- ۱۰۔ دناداری کا سبق کئے سیکھو
- ۱۱۔ کیمیا کے لاپچ کے نقصانات
- ۱۲۔ جنتک خدا نہ دھانے
- ۱۳۔ امیروں کا حال
- ۱۴۔ نیکی صالح نہیں ہوتی
- ۱۵۔ محبت کی نظر اور عداوت کی نظر کا فرق
- ۱۶۔ دو میں سے ایک ہے نہیں
- ۱۷۔ بزرگی کا اعلیٰ ترین نمونہ
- ۱۸۔ خدا کسی کی نیکی صالح نہیں کرتا
- ۱۹۔ مولوی صاحب کا وعظ اور عمل

## نیکی کا پدلم

ہمیں اس خدا تعالیٰ کی ہی پرستش کرنی چاہیے جو کہ فرہ سے کام کا  
بھی اجر دیتا ہے ..... ایک قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ  
تین ان ادمی پہاڑ میں پھنس گئے تھے۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے پہاڑ کی  
غار میں تھکانہ لیا تھا۔ جبکہ ایک پھر سامنے سے آگرا اور راستہ بند کر  
لیا۔ تب ان تینوں نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی پنجائیں گے چنانچہ ایک  
میں سے ایک کمیں چلا گیا۔ میں نے بہت ڈھونڈا آخونہ ملا تو میں نے  
اس کی مزدوری سے ایک بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک  
ایک بڑا گھر ہو گیا۔ پھر وہ آیا اس نے کہا کہ میں نے ایک وغیرہ آپ کی  
مزدوری کی تھی۔ اگر آپ وہ تو عین مہربانی ہو گئی میں نے اس کا تمام  
مال اس کے پسروں کر دیا۔ اے اللہ! اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے  
تو میری مشکل آسان کر۔ اتنے میں محتوا پھر اونچا ہو گیا  
پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا اور پھر بولا کہ اے اللہ!  
اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر۔ پھر وہ اور  
اونچا ہو گیا۔

پھر تیسرا نے کہا کہ میری مال بوجھی تھی ایک رات کو اس نے

## آمساب

عزم زہ نصرت خلیل کے نام  
جس نے ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء کو وفات پائی  
خاکسار اس کی وفات کے وقت پاس بیٹھا یہ  
کتاب مرتب کر رہا تھا۔

## و شمن مرے متے خوشی نہ کریئے

اگر و شمن مر بھی جاوے تو کیا اور زندہ رہے تو کیا نفع و نقصان  
کا پہنچانا خدا تعالیٰ کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ کوئی شخص کسی کو کوئی  
گزندہ نہیں پہنچا سکتا۔ سعدیؒ نے گلستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ  
نوشیروال بادشاہ کے پاس کوئی شخص خوشخبری لے کر گیا کہ تیسرا  
قلال و شمن مارا گیا ہے اور اس کا ملک اور قلعہ ہمدے قبضہ میں آگیا  
ہے۔ نوشیروال نے اس کا کیا اچھا جواب دیا۔

مرا بھرگ عدو جائے شادمانی نیست  
کم زندگانی مانیز جاودا نیست  
( ملغوظات جلد اول صفحہ ۲۵۹ )

## صرف انسان نیکی اختیار کر سکتا ہے

انسان کی بچپن کی حالت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے  
بیل وغیرہ جانوروں ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ صرف انسان  
کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو  
اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے کیونکہ بہام میں

پانی طلب کیا میں جب پانی لایا تو وہ سوچکی سمجھی۔ میں نے اس کو نہ اٹھا  
کر کہیں اس کو تکلیف نہ ہو۔ اور وہ پانی لیے تمام رات کھڑا رہا۔ صبح  
اٹھی تو اسے دے دیا۔ اے اللہ! اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو  
مشکل کو دور کر۔ پھر اس قدر پتھر اونچا ہو گیا کہ وہ سب نکل گئے اس  
طرح پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دے دیا۔  
( ملغوظات جلد ششم صفحہ ۲۶-۲۷ )

## خدا کے مقربوں کا مشیوہ

مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ  
ایک بزرگ کو تکتے نے کام لگھرا آیا۔ تو گھروالوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے  
کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی رڑکی بھی سمجھی۔ وہ بولی آپنے  
کیوں نہ کاٹ کھایا۔ اس نے جواب دیا۔ بیٹی انسان سے کہیں نہیں ہوتا  
اس طرح سے انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی مشریک گالی دے تو مومن کو  
لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتنی کی مثال صادق آئے گی  
خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی کالیاں دی کیں۔ بہت بڑی طرح ستایا  
گیا مگر ان کو اغرضَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ کا ہی خطاب ہوا  
( ملغوظات جلد اول صفحہ ۱۰۳ )

تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔ سعدیؒ نے بھی ایک قصہ نظم میں لمحہ ہے کہ ایک گدھ سے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اس پر شب و روز محنت کرتا۔ ایک حکیم نے اسے کہا اے بیوقوف تو یہ کیا کرتا ہے اور کیوں اپنا وفت اور مغز بے فائدہ گنوا تا ہے ؟ یعنی گدھا تو انہیں نہ ہو گا تو بھی کہیں گدھا نہ بن جاوے۔

( ملفوظات جلد نهم صفحہ ۲۶۶ )

## شیخ سعدیؒ کے دو شاگرد

عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہیئے جب پہلے کم از کم چالنے دن رو رو کر دعا کی ہو۔ ..... شیخ سعدیؒ کے دو شاگرد سننے۔ ایک ان میں سے حقائق بیان کیا کرتا تھا۔ دوسرا جلا بھینا کرتا تھا آخیر پہلے نے سعدیؒ سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے رله دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا اور تو نے غیبت کی۔ غرضیکہ یہ سلسہ چل نہیں سکتا۔ جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو ( ملفوظات جلد سیشم صفحہ ۹ )

## دنیا کی خاطر عداوت کیا کرتی

دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے ہیں۔ ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے ہیں کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک قھائی کا رفتہ ہو گیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی۔ ایک رفتہ اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑا والا تو کیا ویکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آؤ دے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اشارہ دیا کہ اس کی قبر کی مٹی کو ترکر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کر اکر اس پر نکھوایا ممکن شادمانی برگ کے کر دہرت پس ازوٹے نماز بے ( ملفوظات جلد نهم صفحہ ۲۱۸ )

## خدا کے بندوں پر رحم

شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو ناروا کی بیماری تھی۔ اس نے کہا کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ کیم مجھے شفایت بخش تو میں نے جواب دیا کہ آپ کے جیل خانہ میں ہزاروں بے لگناہ قید ہوں گے ان کی بد و عاویں کے مقابلہ میں میری دعا کب سنی جاسنی حاصل کی ہے۔ تب اس نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور پھر وہ تند دست ہو گیا۔ غرض خدا کے بندوں پر اگر رحم کیا جائے تو خدا بھی رحم کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶۹)

## پوستی کی حکایت

مجھے ایک پوستی کی حکایت یاد آئی۔ وہ یہ ہے کہ ایک پوستی کے پاس یہی دوستا۔ اور اس میں ایک سوراخ تھا۔ جب رفع حاجت کو جاتا۔ اس سے پیشتر کروہ فداغ ہو کر طہارت کر لے۔ سارا پانی لوٹ سے نکل جانا تھا

آخر کشی دن کی سوچ اور فکر کے بعد اس نے یہ تجویز نکالی کہ پہلے طہارت ہی کر لیا کریں اور اپنی اس تجویز پر بہت ہی خوش ہوا۔ اسی قسم کا نکتہ اور تصحیح ان کو ملا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۷)

## حق دوستی

چوری ..... ایک بڑی صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستوں کی چینڈ بلا اجازت استعمال کر لی جاوے تو معیوب نہیں (بشرطیکہ دوست ہوں) دو شخصوں میں باہمی دوستی کمال درجہ گی تھی اور ایک دوسرے کا محسن تھا۔ اتفاقاً ایک شخص سفر پر گیا۔ دوسرًا اس کے بعد اس کے گھر میں آیا اور اس کی کینز سے دریافت کیا کہ میرا دوست کہاں ہے اس نے کہا کہ سفر کو گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ اس کے روپیہ والے صندوق کی چابی تیرے پاس ہے؟ کینز نے کہا کہ میرے پاس ہے۔ اس نے کینز سے وہ صندوق منگو کر چابی لی اور خود کھول کر کچھ روپے اس میں سے لے گیا جب صاحب خانہ سفر سے واپس آیا تو کینز نے کہا کہ آپ کا دوست گھر میں آیا تھا۔ یہ سن کر صاحب خانہ کا زنگ زرد ہو گیا اور اس نے پوچھا کہ کیا کہتا تھا۔ کینز نے کہا کہ اس نے مجھ سے صندوق اور چابی منگو کر خود آپ کا ..... ما صندوق کھولا اور اس میں سے روپیہ نکال کر لے گیا۔ پھر تو وہ صاحب خانہ اس کینز پر اس قدر خوش ہوا کہ بہت

ہی پھولا اور صرف اس صلہ میں کہ اس نے اس کے دوست کا کہا مان لیا اس کو ناراض نہیں کیا اس کینز کو اس نے آزاد کر دیا اور کہا کہ اس نیک کام کے اجر میں جو کہ بخوبی سے ہوا بے کہ میں آج ہی بخوبی کو آزاد کرتا ہوں (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۸)

## ایک طوطے کی کہانی

صوفی کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو خدا تعالیٰ سے ملتا چاہے ضروری ہے کہ وہ باب الموت سے گزرے۔

مثنوی میں اس مقام کے بیان کرنے میں ایک قصہ نکل کیا ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک طوطا تھا۔ جب وہ شخص سفر کو چلا تو اس نے طوطے سے پوچھا کہ تم بھی کچھ کہہ۔ طوطے نے کہا اگر تو قلاب مقام پر گزرے تو ایک بڑا درخت ملے گا اس پر بہت سے طوطے ہوں گے ان کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا کہ تم رہے خوش نصیب ہو کہ محلی ہو ایں آزادانہ زندگی بسر کرتے ہو اور ایک میں بے نصیب ہوں کہ قید میں ہوں۔ وہ شخص جب اس درخت کے پاس پہنچا تو اس نے طوطوں کو وہ پیغام پہنچایا۔ ان میں سے ایک طوطا درخت سے گرا اور پھر کپڑا کر جان دے دی۔ اس کو یہ واقعہ دیکھ کر کمال افسوس ہوا کہ اس کے ذریعہ سے ایک جان ہلاک ہوتی۔ مگر سوائے صبر کے کیا چارہ تھا۔ جب سفر سے

وہ واپس آیا تو اس نے طوطا کو سارا واقعہ سنایا اور آٹھ بار غم کیا۔ یہ سنتے ہی وہ طوطا بھی جو پیغمبر ہیں تھا پھر کا اور پھر کپڑا کر جان دے دی یہ واقعہ دیکھ کر اس شخص کو اور بھی افسوس ہوا کہ اس کے ناتھ سے دو خون ہوئے آخراں نے طوطا کو پیغمبر سے نکال کر باہر پھینک دیا تو وہ طوطا جو پیغمبر سے مردہ سمجھ کر سچھنک دیا تھا اڑ کر دیوار پر جا سیٹھا اور کہنے لگا اور اصل نہ وہ طوطا مراستھا اور نہ میں۔ میں نے تو اس سے راہ پوچھی سمجھی کہ اس قید سے آزادی کیسے حاصل ہو۔ سو اس نے مجھے بتایا کہ آزادی تو مرکر حاصل ہوتی ہے۔ پس میں نے بھی موت اختیار کی تو آزاد ہو گیا۔

پس یہ سچی بات ہے کہ نفسِ امارہ کی تاروں میں جو.... جکڑا ہوا ہے اس سے رہائی بغیر موت کے ممکن ہی نہیں۔  
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۶)

## قلوب میں عظمتِ واللہ خدا کا کام ہے

علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیوب میں داخل ہے۔ قلوب میں عظمتِ واللہ انسانی ناتھ کا کام نہیں ہے۔ یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ ستم کیا کردے ہے یہی جو نیز رہا آدمی سمجھے چلے آتے ہیں۔ یہ صعب خدا تعالیٰ کی کشش ہے۔ ان لوگوں کی

بہت کیا بنتا مہما کیا گیا۔ تو اس کے پاس ایک اور زخمی سپاہی بتا جو نہایت پیاسا تھا وہ سرفلپ سدھنی کی طرف حسرت اور طبع کے ساتھ دیکھ لگا۔ سدھنی نے اس کی یہ خواہش دیکھ کر پانی کا وہ پیارہ خود نہ پیا بلکہ بطور ایشارہ کہہ کر اس سپاہی کو دے دیا کہ ”تیری ضرورت مجھ سے زیادہ ہے“، مرنے کے وقت بھی لوگ ریا کاری سے نہیں رکتے۔ ایسے کام اکثر ریا کاروں سے ہو جاتے ہیں جو اپنے آپ کو اخلاقی فاضلہ والے انسان ثابت کرنا یا دکھانا چاہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۳)

## ہمارا نقارہ

۱۔ اعداد کا وجود ہمارا نقارہ ہے۔ یہ انہیں کی فہرمانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ مثنوی میں ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھ کر کہا کہ کیا کرتا ہے۔ چور نے کہا کہ نقارہ بجارتا ہوں۔ اس شخص نے کہا آواز تو نہیں۔ آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دیوے گی اور ہر ایک سنتے گا ایسے ہی یہ لوگ شور پیاتے ہیں اور غماقت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے

(ملفوظات جلد سیجم صفحہ ۳۸۷)

علیت اور حکمت اور دانائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔ مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بے چارے کی عقل کم تھی۔ وہ کہیں جانے لگا اس نے گدھے پر بوری میں ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنے کے واسطے ایک طرف اتنی بھی ریت ڈال دی۔ آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دشمنہ ملا مگر پڑے پھٹے ہوئے بھوک کاما رہوا، سر پر پتھری نہیں۔ اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیوں نہ دلوں طرف ڈالا۔ اب تا حق جانور کو تکلیف دے رہا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں تیری عقل نہیں برتاؤ۔ تیری عقل کے ساتھ خوست ہے۔ بلکہ میں تجھ بد بخت کا مشورہ بھی قبول نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد سیجم صفحہ ۳۸۷)

## مرنے کے وقت ریا کاری

جب تک انسان سچا مومن نہیں بتا اس کے نکل کے کام خواہ کیے ہی عظیم اشان ہوں لیکن وہ ریا کاری کے مبنی سے خالی نہیں ہوتے۔... خواجہ صاحب نے ایک نقل بیان کی تھی اور خود میں نے بھی اس قصہ کو پڑھا ہے کہ سرفلپ سدھنی ملکہ الزیجہ کے زمانہ میں قلعہ زلفن ملکہ الیسندر کے محاصرہ میں جب زخمی ہوا تو اس وقت عین زرع کی تنہی اور شدت پیاس کے وقت حب اس کیلئے ایک پیارہ پانی کا جو دہان

## طاعون کے طیکہ کا حال

طاعون سے بچنے کیلئے طیکہ لگانے کا ذکر سورا تھا۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے کہا کہ طیکہ بھی کمال تک لگنے کا اس پر حضرت اقدس نے پیش کر فرمایا

وہی مثال ہے جس کا ذکر مثنوی میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی ماں بد کار تھی۔ اس نے اسے مار دالا۔ لوگوں نے کہا ماں کو تکیوں مار دالا، اس کے دوستوں کو مارنا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ ایک کو مارتا دو کو مارتا آہز کتنوں کو مارتا اس یہے اسے ہی مارنا مناسب تھا۔ یہی حال طیکہ کا ہے۔ (لمفوظات جلد چہارم صفحہ ۸۰)

## بہرہ اور مریض

جب ہم انسان کو مہذب دیکھتے ہیں تو کیوں اس کی جڑ تہذیب نہ بتائیں..... کیا خدا تعالیٰ کو پہلا نعمتہ دکھانا چاہیئے تھا پاخراپ اور اول الدن درد کا مصداق۔ خدا نے برا بینا یا تھا اور پھر جس کھس کر خود نعمتہ بن گیا۔ خدا تعالیٰ کی شان میں گستاخی اور توہین سے اور اس کی تو وہی مثال ہے جو مثنوی میں ایک بہرہ کی حکایت لکھی

ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت کو گما اور خود ہی تجویز کر لیا کر پہلے مزاج پوچھوں گا وہ کہے گا اچھا ہے میں کہوں گا الحمد للہ اور پھر میں پوچھوں گا آپ کیا لکھاتے ہیں تو وہ چونکہ بیمار ہے یہی کہے گا کہ مونگ کی دال کھاتا ہوں میں کہوں گا بہت اچھا اور پھر پوچھوں گا طبیب کون ہے وہ کے گا فلاں ہے میں کہوں کا خوب ہے دست شفاف ہے لیکن جب وہاں کئے تو

بہرہ (مریض سے) : آپ کا مزاج کیسا ہے؟  
مریض : مر رہا ہوں۔

بہرہ : الحمد للہ  
بہرہ (مریض سے) آپ کی غذا کیا ہے؟  
مریض : خون اجگر

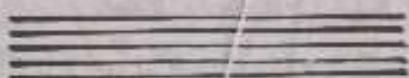
بہرہ : بہت اچھی غذاء۔

بہرہ (مریض سے) : طبیب کون ہے؟

مریض : ملک المررت

بہرہ : طبیب اچھا ہے دست شفاف ہے۔  
ان لوگوں کی بھی کچھ ایسی حالت ہے۔

(لمفوظات جلد سوم صفحہ ۲۱۸-۲۱۹)



## اپنے آپ کو پیچ دو

حضرت مولیٰ علیہ السلام کو ایک نوجوان نے کہا کہ مجھے جانوروں کی بولیاں آ جائیں تو میں ان سے عبرت حاصل کر لیا کروں۔ مولیٰ علیہ السلام نے کہا کہ عبرت اور بیداری خدا کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اس خیال کو چھوڑ دو۔ اس میں خطرہ ہے۔ مگر حضرت مولیٰؒ کے منع کرنے سے اس کو اور بھی شوق پیدا ہوا۔ اور یہی التجاکی حضرت مولیٰؒ نے کہا کہ اس شخص کو شیطان نے فریب دیا ہے اگر اس کو سکھاتا ہوں تو اس کو نقصان ہے گا۔ ورنہ اسے بدگمانی ہوگی۔ حضرت مولیٰؒ کو اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا اسے سکھا دو۔ عرض حضرت مولیٰؒ نے اس کو کہا اور مرغ کی زبان سے واقف کر دیا۔ دوسرے دن تجربہ کیلئے اس نے کہا اور مرغ کی آواز کی طرف توجہ کی۔ لوونڈی نے دستِ خوان جو جھاراً تورات کے بچے ہوئے ٹکرے اس میں سے گرے مرغ نے جھٹ دہ اٹھا کر کھایا ہے کہتے نے اس کو کہا تو نے مجھ پر ٹاٹلم کیا تو تو دانے دغیرہ کھاسکتا ہے میں نہیں کھاسکتا ہوں مرغ نے اس کو کہا تو قسم نہ کر تجھ کو تو ان ٹکراؤں سے بہتر ملتے دالا ہے۔ خواجہ صاحب کا گھوڑا مر جائے گا وہ گوشت سوائے کتوں کے اور کس کے کام آئے گا۔ اس نوجوان نے جب اس مکالمہ کو سنا تو جب اس نے گھوڑا پیچ دیا اور اس نقصان سے وہ پیچ گیا

دوسرے دن پھر ایسا ہیاتفاق ہوا۔ مرغ نے وہ ٹکرے کھائے اور کہتے سے پھر سوال و جواب ہوا تو مرغ نے کہا کہ گھوڑا تو بے شک مر گیا ہے مگر دوسرا جگہ جا کر نیکونک اس نے پیچ دیا تھا۔ خیر کوئی فکر کی بات نہیں اب کل اونٹ مر جائے گا اور تمہاری عید ہو جائے گی۔ اس شخص نے اونٹ کو بھی نیچ دیا۔ تیسرا دن پھر دلوں میں وہی مکالمہ ہوا اور کہتے نے اس کو ایزانام دیا۔ مگر مرغ نے پھر وہی جواب دیا کہ اونٹ بھی اس نے پیچ دیا ہے اور وہ دوسرا جگہ جا کر فوت ہو گیا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں اب کل اس کا غلام مر جائے گا۔ تو اس کی وفات پر کتوں اور عزیزی روں کو ننان ملیں گے۔ اس شخص نے غلام کو بھی نیچ دیا۔ اب وہ مرغ اس نے کے سامنے چوتھے دن بہت ہی شرمندہ ہوا۔ مرغ نے کہا یہ مت خیال کر کہ میں نے جھوٹ کہا جو کچھ میں نے بخردی کی وہ بالکل درست تھی۔ سہاری قوم تو بڑی راستبازی سے اور وقت کی نگران ہے اگر ہم کو بند بھی کیا ہوا ہو تو بھی ٹھیک وقت پر ہم اذان دیتے ہیں خیر جو کچھ بھی ہو گیا ہو گیا اب کل یہ خود مرے گا اور جنوب تمہاری عید ہو گی۔ اگر یہ شخص گھوڑے یا اونٹ یا غلام کی پرواہ نہ کرتا تو آپ نیچ جاتا۔ مگر اس نے مال کی پرواہ کی اور اپنی جان کی پرواہ نہ کی۔ درپیش جور یا احتہ کرتے ہیں اس ریاضت سے اتنی روحانی زندگی برداشتی ہے۔

عرض اس مرغ نے ہمایت عمدہ رنگ میں اس مضمون پر بحث کی اور بتایا کہ کس طرح انسان بلاوں سے پیچ سکتا ہے۔ اس شخص نے چونکہ

پروانہیں کی اب یہ خود مرتا ہے۔ خواجہ یہ سن کر ڈرا اور بھاگتا ہوا حضرت مولیٰ تھے کے پاس آیا حضرت مولیٰ تھے نے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو یعنی کہ اگر پیچ سکتا ہے تو تجربہ کرے۔ اپنے نقصان مال کو تو ٹونے دوسروں کے نقصان مال پر ڈالا۔ اور آپ بچتا گیا مگر اب کیا چارہ ہے۔ اب تو اس سے تو پیچ سکتا نہیں بہتر ہے کہ تو اپنے ایمان کو درست کر۔ اگر تو ایمان کو فوت ہوا تو مرے گا نہیں بلکہ زندہ ہی رہے گا۔ مومن و راصل مرتانہیں زندہ رہتا ہے۔ عرض آخر وہ ایمان لایا اور اس طرح پر روحانی موت سے بچ گیا ॥ (سیرۃ میم موعود جلد اول ۱۵۲)

## اندھے اور گنجے کی کہانی

ایک گنجہ اور ایک انداھا تھا۔ خدا کا فرشتہ مشکل ہو کر گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تو گنجے نے کہا کہ میرے سر کے بال ہو جاویں اور مال و دولت ہو جاوے۔ چنانچہ فرشتہ نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو خدا کی قدرت سے اس کے سر پر بال بھی نکل آئے اور مال و دولت اور توکر چاکر بھی مل گئے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اندھے نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہو جاویں تو میں ملکیں کھاتا نہ پھر دوں اور روپیہ پیسہ بھی مل جاوے تو کسی کا غناچا نہ رہوں۔ فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ

روشن ہو گئیں اور مال و دولت بھی مل گیا۔ پھر وہی فرشتہ گنجے اور اندھے کی آذماش کے لیے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک فقیر کے بھیں میں آیا اور گنجے کے پاس جا کر سوال کیا۔ گنجے نے ترش روی سے جواب دیا اور جھڑک دیا اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیا اور پھر وہ گنجے کا گنجہ ہی ہو گیا اور سب مال و دولت جاتا رہا اور پھر ویسا ہی تنگ حال ہو گیا۔ پھر وہی فرشتہ فقیر کی شکل میں اندھے کے پاس آیا جواب بڑا و لمبہ اور بینا ہو گیا تھا۔ اور سوال کیا۔ اس نے کہا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے اور اس کا مال ہے تم ہے لو۔ اس پر پھر اللہ تعالیٰ نے اندھے کو اور بھی مال و دولت دا۔

نتیجہ: پس اسے عزم نہ چھو! تم بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرو اور اس کی قدر کرو اور سوالی کو جھڑکی نہ دو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے اور سوالی کو دینا چاہیے اس سے خدا خوش ہوتا ہے اور نعمت زیادہ کرتا ہے۔ (سیرۃ میم موعود جلد اول صفحہ ۱۵۵)

## ایک بزرگ اور چور کی کہانی

” ایک بزرگ کیس سفر میں جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے سافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے مطابق اس بزرگ کو بھی بوٹنے لگا۔ بزرگ

موصوف نے فرمایا ذیٰ السماوٰۃ رزقکمْ وَمَا توعدُونَ تمہارا زندگی  
آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری  
چھوڑو۔ خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا۔ چور کے دل  
پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔  
یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ کھانے ملتے لگے  
وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھوپٹی کے باہر پھینک دیتا۔ تھفا قاچھرہ دی  
بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواب بڑا تیک بخت اور  
متقیٰ ہو گیا تھا۔ اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے  
اور آیت بتلاو۔ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کم فی السماوٰۃ والارض  
انہ الحق۔ یہ پاک الفاظ سن کر اس پر الہا الا ہوا کہ خدا تعالیٰ کی  
عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان و مددی  
پس اے عزیز تم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا  
نعتیں ملتی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت ملتی ہے۔ غور  
کر کے دیکھو وہ خدا تعالیٰ جوز میں و آسمان کے رہنے والوں کی پروردش  
کرتا ہے۔ کیا اس کے ہونے میں کوئی شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ وہ  
پاک اور سچا خدا ہی ہے جو ہم تم سب کو پالتا پوستا ہے۔ پس خدا  
ہی سے ڈرو۔ اسی پر بھروسہ کرو اور نیکی اختیار کرو۔

(سیرۃ میعؑ موعود جلد اول ص ۱۵۶)

## امراء عبادت نہیں کر سکتے

کوئی شخص نواب تھا۔ صبح کو نماز کے لیے نہیں اٹھتا تھا۔ ایک مولوی  
نے اسے وعظ سنایا۔ اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھ کو صبح کو  
اصھادیں۔ خادم نے دو تین مرتبہ اس کو جھکایا۔ جب ایک مرتبہ جھکایا تو  
اس نے دوسری طرف کو دل بدل لی۔ جب دوبارہ اس طرف ہو کر جھکایا  
پھر اور طرف ہو گیا۔ جب تیسری مرتبہ جھکایا تو اس نے اٹھ کر اس کو  
خوب مارا اور کہا کم بخت جب ایک مرتبہ نہیں اٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا  
کہ ابھی نہ اٹھوں گا پھر کیوں جھکایا؟ اور اتنا مارا کہ وہ بے چارہ نہ ہوں  
ہو گیا۔ آپ ہی تو مولوی سے وعظ سن کر اس کو کہا تھا کہ مجھ کو اٹھا  
دینا۔ پھر جب اس نے جھکایا تو اس بے چارے کی شامت آگئی۔ اس  
کی وجہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا ہے وہ ایسے  
غافل ہو جاتے ہیں کہ حق اللہ کا ان کو خیال نہیں آتا۔ امراء میں بہت  
سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہیں کر سکتے (ملفوظات جلد ۱۵۶)

پاک کو یاد کرنا اور کن کن کر

جو شخص اللہ تعالیٰ کو پسے ذوق اور لذت سے پا کرتا ہے اسے شمار

سے کیا کام وہ توبیر دن از شمار یاد کرے گا۔  
ایک عورت کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کسی پر عاشق تھی اس نے  
ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ تبیح ہاتھ میں یہسے پھیر رہا ہے۔ اس عورت  
نے اس سے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے۔ اس نے کہا میں اپنے یار کو یاد  
کرتا ہوں۔ عورت نے کہا کہ یار کو یاد کرنا اور پھر گئن گن کر؟  
درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے کہ یار کو یاد کرنا ہو تو پھر گئے  
گئے کر کیا یاد کرنا ہے اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الہی  
کثرت سے نہ ہو۔ وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل  
نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد سیتم صفحہ ۱۹)

## خلق میں تبدیلی ممکن ہے

ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علم فرست میں بہت دخل تھا۔  
اور اس کے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا جسے حکم تھا کہ جب  
کوئی شخص ملاقات کو آؤے تو اول اس کا حلیہ بیان کرو اس حلیہ کے ذریعہ  
وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کر کے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا تو ملکیت  
کرتا اور نہ روک دیتا۔ ایک وفغ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا اور بان  
تے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات سے  
انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہہ دو کہ جو کچھ

تم نے سمجھا ہے بالکل درست ہے مگر میں نے قوتِ مجاہدہ سے اپنے  
اخلاق کی اصلاح کر لی ہے اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی  
پس خلق ایسی شے ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔  
(ملفوظات جلد سیتم صفحہ ۱۲۹)

## ایک پرندے کی ہمہان نوازی

ایک پرندے کی ہمہان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے  
نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے  
اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ زیادہ آپس میں لٹکو کرنے لگے کہیر  
غزیب الوطن آج ہمارا ہمہان ہے اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم  
کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ تورڈ کرئے  
پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا  
کہیر بھوکا ہے اس کے واسطے کیا دعوت یتاد کی جائے اور لوٹو کوئی چیز  
موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آنکو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ  
ان کے گوشت کا کباب ان کے ہمہان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے  
اس طرح انہوں نے ہمہان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

(ملفوظات جلد سیتم صفحہ ۲۸۲)

## بدی نہ کرنے کا احسان

" مجھے ایک مثال کسی نے سالی سبقتی اور وہ صیحہ ہے کہتے ہیں ایک شخص  
نے کسی کی دعوت کی اور بڑے تکلف سے اس کی تواضع کی۔ جب وہ کھلانے  
سے فراغت پاچکا تو اس سے نہایت غرزو انکسار سے میزبان نے کہا  
کہ میں آپ کی شان کے موافق تھی دعوت ادا نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے معاف فرمائیں  
مہمان نے سمجھا کہ گویا اس طرح پر احسان جتنا تا ہے۔ اس نے کہا میں  
نے بھی آپ کے ساتھ بڑی نیکی کی ہے۔ اسے تم یاد نہیں رکھتے۔ اس  
نے کہا وہ کون سی نیکی ہے؟ تو کہا کہ جب تم مہمانداری میں مصروف  
بنتے تو میں تمہارے گھر کو آگ لگا سکتا تھا۔ مگر میں تے کس قدر احسان  
کیا ہے کہ آگ نہیں۔ تو بدی کی مثال ہے گویا آگ لگا کر خیطرنماں نقصان  
نہیں کیا۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدی نہ کرنے کا احسان جتنے  
ہیں۔ ایسے لوگ حیوانات کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر و قیمت  
لوگ ہیں جو بدی سے پر میز کر کے ناز نہیں کرتے بلکہ نیکی کر کے بھی پکھ نہیں  
سمجھتے"

(ملفوظات جلد هشتم صفحہ ۳۸)

## تقلی فیر کی عزت

کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا اور اس  
کی پرستش میں معروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اٹھا تو لوگ اس  
کے پاؤں کی منٹی ہنکھ میں ڈالتے سئے تو ان کی آٹھوکی بیماری اچھی ہو جاتی  
ہتھی۔ اس بات کو دریکھ کر ایک صوفی گھبرا یا۔ اور اس نے سوچا کہ جبوٹے  
کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذذب ہو گیا  
اس پر ہالف کی آواز اسے پہنچی جس نے کہا تو کیوں گھرا آتا ہے سوچ کر  
جب جبوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالیٰ نے صالح نہیں کیا تو جو سچا  
اس کی طرف جائے گا اس کا کیا درجہ ہو گا؟ اور اس کو کس قدر انعام  
ملے گا۔ (ملفوظات جلد نهم ص ۲۷۶-۲۷۷)

## تواضع

تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے جو شخص باوجود محتاج ہونے کے  
تبکر کرتا ہے وہ کبھی مراد کو نہیں پاسکتا اس کو چاہیے کہ عاجزی اختیہ  
کرے کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا۔ بادشاہ  
کی عادت تھی کہ ایسی روٹی چیزیں کھایا کرتا تھا جس سے جالینوس کو

یعنی تھا کہ بادشاہ کو جزام ہو جائے گا چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا۔ اس سے تنگ ہر جالینوس والے سے بھاگ کر اپنے وطن کو چل گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار منودار ہوئے تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا اور اپنے بیٹے کو تخت پر بھایا اور خود فیرانہ لباس پہن کر والے سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہنچا اور جالینوس نے سکیچا نا اور بادشاہ کی تواضع اسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا تب خدا تعالیٰ نے اسے شفاذ دی۔

(ملفوظات جلد نهم صفحہ ۲۸)

## طبیب کی شکل

اگر طبیب سے غلطی ہو گئی ہے یا کامیابی نہیں ہو سکی تو پھر کیا ہو؟ اس کا کام تو صرف یہ دردی کرتا تھا تقدیر کا مقابلہ نہ کرتا تھا۔ ایک طبیب کا ذکر ہے کہ وہ قبرستان کو جاتے وقت پر قع پہن لیا کرتے تھے کی نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں طبیب نے جواب دیا کہ یہ سب آدمی میری دوایوں سے ہی بلک ہوئے تھے۔

(ملفوظات جلد نهم صفحہ ۳۲۰)

## یہودی کے اسلام لانے کا واقعہ

ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گزر ہے اور جس کا نام ابوالیزیر تھا۔ کہ ایک دفعہ ایک کوچ میں سے گزر رہا تھا۔ جبکہ اس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سن کہ الحسب الناس الایتہ اگرچہ وہ یہودی تھا اس نے آیت کو سن کر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر ٹیک لگائی اور سر جھکا کر رونے لگا۔ جب روپکا تو اپنے گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور انہوں نے آکر فرمایا کہ اے ابوالیزیر تعجب ہے کرتے ہی جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہ ہو۔ صبع جب اٹھا تو اس نے تمام شہر میں اعلان کر دیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں (ملفوظات جلد نهم صفحہ ۲۰۱)

## فرہ سی یہ کا بدلم

ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ میں تجھے جادو سکھا دوں گا۔ شرط یہ ہے کہ تو کوئی محلاٹی نہ کرے جب دلوں کی تعداد پوری ہو گئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا تو نے ان دلوں میں تو

نے ضرور کوئی سمجھلاتی کی ہے۔ جس کی وجہ سے تو نے جادو نہیں سیکھا اس نے کہا کہ میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوئے اس کے کر راستہ میں سے کافی اٹھایا۔ اس نے کہا۔ میں یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا۔ تب وہ بولا خدا تعالیٰ کی بڑی مہربانیاں میں کہ اس نے ذرا سی نیکی کے بدله بڑے بھاری گناہ سے بچا لیا۔  
(ملفوظات جلد ششم ص ۲۶)

## وقاوی کا سبق کتے سے سیکھو

لکھا ہے کہ ایک یہودی مشرف یہ اسلام ہوا۔ کچھ دن بعد جو مصیبت کا سامنا ہوا اور سبھو کا مرتبے لگا اور فاقہ آتے لگا۔ تو کسی یہودی کے مکان پر بھیک مانگنے کیلئے گیا۔ یہودی نے اس نر مسلم کو کو چار روپیاں دیں۔ جب وہ روپیاں لے کر جا رہا تھا تو ایک کتابی اس کے پیچے سولیا۔ اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شاید ان روپیوں میں سے کتنے کامی کچھ حصہ ہے۔ ایک روپی کتے کے آگے پھینک دی اور آگے چل دیا۔ کتابی اس روپی کو جلدی کھا کر پھر پیچے پیچے ہولیا۔ تب اس نے خیال کیا کہ شاید ان روپیوں میں سے نصف حصہ کتنے کامی ہو۔ تب اس نے ایک اور روپی کتے کے آگے پھینک دی۔ مگر کتابی اس کو بھی کھا کر پیچے پیچے چل دیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتاب پیچا

نہیں چھوڑتا تو اسے خیال گزرا کہ شاید تین حصے اس کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس یہیے اس نے ایک روپی اور ڈال دی مگر کتنا ہو روپی کھا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اسے کتنے پر غصہ آیا اور کہا تو تو بڑا بذات ہے تاگ کر میں چار روپیاں لایا تھا مگر ان میں سے تین کھا کر بھی تو پیچا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت کتنے کو بولنے کیلئے زبان دے دی تب کتنے جواب دیا کہ میں بذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقہ اٹھاؤں مگر مالک کے سوانحے دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔ بذات تو تو بے جود تین فاقہ اٹھا کر ہی کافر کے گھر مانگنے کیلئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب من کر اپنی حالت پر بہت پشمن ہوا۔  
(ملفوظات جلد نهم صفحہ ۲۵)

## کیمیا کے لائے کے نقصانات

بہت سے لوگ کیمان فکر میں لگے رہتے ہیں اور عمر کو ضائع کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ کچھ حاصل کریں جو کچھ پاس ہوتا ہے اس کو بھی کھو دیتے ہیں۔ ایک شخص بیالہ کا رہنے والا تھا جو کہ کسی قدر غربت سے گزارہ کرتا تھا اور اس نے جو مکان رہائش کے لیے بنایا تھا اس کے باہر کی ایک ایسی توپی سمعی اور باقی اندر سے کچا تھا۔ ایک دن اسے ایک فقیر ملا جو بہت ویغیر پڑھتا تھا اور ظاہراً نہایت

نیک معلوم ہوتا تھا بوجہ اس کے ظاہری ورو و ظائف کے وہ سلوہ لئے آدمی اس کے ساتھ بہت بیٹھتا اور تعلق رکھتا تھا۔ کچھ مدت کے بعد اس فیرتے بڑی سبجدگی سے اس آدمی سے پوچھا کہ تم نے یہ مکان اس طرح پر کیوں بنایا ہے کیوں نہیں سارا پختہ بنایتے اس نے جواب دیا کہ روپیہ نہیں عزیب ہوں اس پر فیرتے کیا روپے کی کیا بابت ہے اور اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا اس ذمہ متنے جواب پر اس شخص کو کچھ خیال پیدا ہوا اور اس نے پوچھا کہ کیا تم کچھ کیمیا جانتے ہو۔ اس نے کہا کہ ہاں استاد صاحب جانتے ہیں اور بہت اصرار کے بعد مان لیا کہ مجھ کو بھی آتا ہے۔ پرمیں کسی کو بتانا نہیں چونکہ تم بہت پچھے ہی ہو۔ اس یے کچھ تم کو بتا دیتا ہوں اور یہ کہہ کر اس کو گھر کا زیور آش کرنے کی ترغیب دی اور کچھ مدت تک باہر میدان میں جا کر وظیفہ پڑھتا رہا۔ ایک دن زیور نے کرستیا میں رکھنے لگا مگر کسی طرح اس زیور کو تو چرا لیا اور اس کی جگہ اپنیں اور روپے بھردیئے اور خود وظیفہ کے بھانے باہر چلا گا اور جاتے وقت کہہ گیا کہ اس سنتیا کو بہت سے اپلوں میں رکھ رکھ آگ دو مگر دیکھنا کچھ نہ آتا بلکہ جب تک میں نہ آؤں اسے ہاتھ نہ لگاتا۔ اس نے اس کے کچھ کے مقابلے اس سنتیا کو خوب آگ دی اور اس قدر دھوال ہوا کہ ہمسائے اکٹھے ہو گئے اور دروازہ مکھوا کر اندر گئے اور جب اس سے پوچھنے پر معلوم کیا کہ کیمیا بن رہا ہے تو انہوں نے اس شخص کو سمجھایا کہ وہ

تجھے لوٹ کر لے گیا اور جب ہندیا کھولی تو اس میں سے روپے نکلے چنانچہ وہ شخص جب کسی کام کیلئے گوردا پور گیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہی شخص کسی اور کو دھوکا دے گیا ہے اور وہاں آگ جل رہی ہے۔ پس اس نے ان کو بھی سمجھا دیا کہ مجھ کو بھی لوٹ کر لے گیا ہے اور وہاں بھی ہندیا کھوئے پر اینٹ پتھری نکلے (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۶۲-۱۶۳)

## جنتک خدا نہ دھائے

انبیاء وغیرہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے ہوتے ہیں۔ جنتک خدا نہ دھائے کوئی ان کو دیکھ نہیں سکتا..... کہتے ہیں سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا وہ راجہ کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخر کار اپنے مدرس اور اسلام کا مقابلہ کر کے مسلمان ہو گیا اللہ خیمہ میں رہا کرتا تھا۔ ایک دن وہ بیٹھا ہوا وہا ساتھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گزرًا۔ اس نے رونے کی آواز سنی۔ اندر آیا۔ پوچھا کہ اگر وطن یاد آیا ہے تو میں وہیں کاراچہ بناؤ کہ بیٹھ دیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اب مجھے دینا کی ہوں کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہے کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیسا مسلمان ہے کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کر کے تجوہ کوڑا لیا تو مسلمان نہ ہوا۔ کیا اچھا ہوتا کہ مجھے اس وقت ابتداء میں سمجھ آجائی کہ اسلام چاہ مدرس ہے (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۵-۲۰۶)

## امیروں کا حال

”امیروں کا تو یہ حال ہے کہ پنکھا چل رہا ہے۔ آرام سے بیٹھے ہیں خدمتگار چائے لایا ہے اگر اس میں ذرا سامبی قصور ہے خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے تو غصہ سے سمجھ جاتے ہیں خدمتگار پر ناراض ہوتے ہیں بہت غصہ ہو تو مارنے لگ جاتے ہیں ..... حالاتکہ جیسے وہ خدمتگار انسان ہے اور اس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے۔ ولیسے ہی وہ (امیر) بھی انسان ہے ..... مجھے ایک بات یاد آئی ہے کہ ہارون المرشید کی ایک کنیز تھی۔ ایک دن اس نے بادشاہ کا بستر جو کیا تو اسے گدگدا اور ملام اور بچھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پا کر اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں تو سہی اس میں کیا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آگئی۔ حب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی۔ وہ کنیز رو تھی بھی جاتی اور بنتی بھی جاتی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہ روتی تو اس یہے ہوں کہ صربوں سے درد ہوتی ہے اور بنتی اس لیے ہوں کہ میں چند لمحہ اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھکتنا پڑے گا۔ (ملفوظات جلد سفتم ص ۱۱۵)

## محبت کی نظر اور عداوت کی نظر کا فرق

سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا کہ جو کوئی مجھ کو ایک دفعہ دیکھ لیوے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ محمود نے کہا یہ کلام تہارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے برٹھ کرے۔ ان کو کفار ابو لهب، ابو جہل و عزیزہ نے دیکھا تھا ان پر دوزخ کی آگ کیوں حرام نہ ہوئی اس بزرگ نے کہا اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی خود کی دھم لا یبصرون اگر دیکھا اور جسموماً کا ذب سمجھا تو کہاں دیکھا؟ ..... دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے تو ضرور اثر ہو جاتا ہے اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا ہے تو اسے ایمان حاصل نہیں ہوا کرتا۔“ (ملفوظات جلد ششم ص ۲۶)

## دو میں سے ایک ہے نہیں

ایک نقل مشہور ہے کہ کسی عورت کی دوڑا کیاں تھیں ایک بیٹ میں بیا ہی ہوئی تھی اور دوسروں بانگر میں اور وہ یہ ہمیشہ یہ سوچتی رہتی تھی کہ دو میں سے ایک ہے نہیں اگر بارش زیادہ ہو گئی تو بیٹ والی نہیں اور اگر تھوڑی تو بانگر والی نہیں ہری حال حکم کے آئے پر ہونا چاہیئے (ملفوظات جلد سیجمہ ص ۲۷)

## ہر منہ می کا اعلیٰ ترین نمونہ

”ایک بادشاہ نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم اپنے ہتر اور کمال کا مجھے نمونہ دکھاؤ اور نمونہ بھی ایسا نمونہ ہو کہ اس سے زیادہ نہایت طاقت میں تھے ہو گویا اپنے آہنی مکال کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرو اور پھر اس بادشاہ نے دوسرے اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم بھی اپنے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ بتا کر پیش کرو اور ان دونوں کے درمیان اس بادشاہ نے ایک حجاب حائل کر دیا۔ کاریگر نے باطل تھے ایک دیوار بناتی اور اس کو نقش و نگار سے اتنا آراستہ کیا کہ بس حد کروی اور اعلیٰ ترین انسانی کمال کا نمونہ تیار کیا۔ اور دوسرے کاریگر نے ایک دیوار بناتی مگر اس کے اوپر کوئی نقش و نگار نہیں کیے یہیں اس کو ایسا صاف کیا اور چکایا کہ ایک مصفا شیشے سے بھی اپنے سیقیل میں وہ بڑھ گئی۔ پھر بادشاہ نے پہلے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو۔ چنانچہ اس نے وہ نقش و نگار سے منزین دیوار پیش کی اور سب دیکھنے والے سوچ کر دنگ رہ گئے۔ پھر بادشاہ نے دوسرے کاریگر سے کہا کہ اب تم اپنے کمال کا نمونہ پیش کرو۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ حجاب درمیان سے اٹھادیا جاوے۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے اٹھا دیا تو لوگوں نے دیکھا کہ بعینہ اسی قسم کی دیوار جو پہلے کاریگر نے تیار کی تھی دوسری طرف بھی کھڑی ہے کیونکہ درمیانی حجاب اٹھ جانے سے اس دیوار سب نقش و نگار بغیر کسی فرق کے اس دوسری دیوار پر ظاہر ہو گئے ॥

(سیرۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

## خدا کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا

ہمیں اس خدائی ہی پرستش کرنی چاہئے جو کہ ذرا سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھوٹ بھی دیتا ہے تو وہ اس کا بھی بدلہ دیتا ہے دیکھو یہک عورت جنگل میں جا رہی تھی رستے ہیں اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس نے اپنے بالوں کا رستہ بنانا کر کنوں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلا پایا جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل پر کو قبول کر لیا ہے وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ تمام عمر فاسق رہی ہے  
۱۔ ملغو قات جلد ششم متن ۲۔

## مولوی صاحب کا وعظ اور عمل

مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسروں کو وعظ کرتے اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے اسی لیے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا ہے۔ ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کر کے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا۔ سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ صدقہ و خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا۔ اس کے

واعظ سے متاثر ہو گر ایک عورت نے اپنی پانیب آثار کر اس کو چندہ میں دے دی۔ جس پر مولوی صاحب نے کہا اسے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کرترا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے؟ یہ سن کر اس نے فی الغور دوسری پانیب بھی آثار کر اسے دے دی۔ مولوی صاحب کی بیوی بھی اس وعاظی میں موجود تھی اس کا اس پر بھی بڑا اثر ہوا اور جب مولوی صاحب گھر میں آئے تو دیکھا کہ ان کی عورت روتی ہے اور اس نے اپنا سارا زیارت مولوی صاحب کو دے دیا کہ اسے مسجد میں لگادو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیوں ایسا روتی ہے یہ تو صرف چندہ کی بجوری تھی اور کچھ نہ تھا۔ یہ باتیں سناتے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں سوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نہ کریں تو گزارہ نہیں ہوتا۔ اتنیں کے متعلق یہ صرب المثل ہے :

واعظان کیں جلوہ یہ محراب و منبرے کئند  
چبوں بخلوت مے روند آں کار دیگرے مے کئند

(یہ واقعہ ملفوظات جلد ششم ص ۳۱۵ پر  
۲۶۴ - ۲۶۵ اور جلد پنجم ص ۳۱۶ پر  
تفصیل کے فرق سے درج ہے۔ یہاں پر اس واقعے کی تفاصیل کو بیجا کر دیا گیا ہے)

